بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۲ | ۲۹ ماہ وفا ۱۳۲۳ ہش | ۸ شعبان ۱۳۶۳ھ | ۲۹ جولائی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۷۶

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۷ ماہ وفا۔ آج ڈلہوزی سے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تار موصول ہوا۔ کہ حضور بخیریت ڈلہوزی پہنچ گئے ہیں۔

قادیان ۲۷ وفا۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ابن سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج شام کی گاڑی سے معہ بیگم صاحبہ و بچگان شملہ تشریف لے گئے۔

صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کے ایک پھوڑے کا جو بازو پر تھا۔ آج حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے اپریشن کیا۔ اور ایک سر کے پھوڑے کا بھی۔ بخار میں خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے کمی ہے۔ مگر کمزوری بے حد ہے۔ احباب خاص طور پر کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم مولوی عبد المنان صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے پھوڑے سے کچھ مواد نکلا ہے

روزنامہ الفضل قادیان — ۸ شعبان ۱۳۶۳ھ

مدیر "شہباز" احمدیت کی تعلیم سے قطعاً ناواقف ہیں

یا غلط بیانی کر رہے ہیں

(۱)

اخبار "زمزم" نے جماعت احمدیہ کے متعلق مسلمان اخبارات کو جو مشورہ دیا۔ اور جس کا ذکر گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے اسے سب سے پہلے اخبار "شہباز" نے نظر انداز کرتے ہوئے "قادیانی مسلمان ہیں یا نہیں" کے عنوان اور "سنو کچھ ہم بھی کہتے ہیں" کے اعلان کے بعد اپنے ۲۳ جولائی کے پرچہ میں خامہ فرسائی کی ہے۔ ہمیں اس بات کا تو کوئی شکوہ نہیں کہ "شہباز" نے ایسا کیوں کیا۔ لیکن یہ گلہ ضرور ہے کہ اس نے دیدہ دانستہ یا ناواقفیت کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کی ہیں۔ جو سراسر غلط ہیں اور جنہیں درست ثابت کرنے کے لئے اس کے پاس قطعاً کوئی دلیل نہیں ہے۔ کسی کے دین و ایمان کے متعلق بحث کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس موضوع پر قلم اٹھاتے وقت دل خدا تعالیٰ کے خوف اور اس کی خشیت سے پُر ہونا چاہیئے۔ اور پوری دیانتداری سے کام لیتے ہوئے بات مونہہ سے نکالنی چاہیئے۔ لیکن افسوس کہ عموماً ہمارے مخالفین میں یہ دونوں باتیں نہیں پائی جاتیں اور وہ بڑی بے باکی سے بالکل بے بنیاد الزامات تراش کر ہمارے خلاف کفر کا فتوے عائد کر دیتے ہیں۔ "شہباز" نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ چنانچہ ہمارے کفر کی سب سے بڑی وجہ اس نے یہ بیان کی ہے۔ کہ

"قادیانی حضرات کے نزدیک سرور کائنات نہ آخری نبی ہیں۔ اور نہ ان کے نزدیک معصوم"

مگر یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایسا آخری نبی یقین کرتے ہیں۔ کہ آپ کی غلامی میں داخل ہونے کے بغیر کسی کا نبی ہونا تو الگ رہا معمولی مسلمان ہونا بھی ممکن نہیں آپ ہی آخری شرعی نبی ہیں۔ اور آپ ہی کی لائی ہوئی شریعت قیامت تک دنیا کے لئے کافی ہے۔ اس پر چلکر اور آپ کی غلامی میں ہو کر روحانیت کا اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ حتیٰ کہ نبوت کا مقام بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ اس معنی سے ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو آخری نبی یقین کرتے ہیں۔ اور یہی معنے ایسے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اعلیٰ شان اور بے مثال عظمت کے شایاں ہیں۔ ورنہ اس لحاظ سے آپ کو آخری نبی قرار دینا کہ آپ کی بعثت کے بعد خدا تعالیٰ کے سب سے بڑے انعام کا وہ درجہ جس کا نام نبوت ہے اور جس پر حضرت موسےٰ علیہ السلام کی امت کے بہت سے افراد کو خدا تعالیٰ نے فائز کیا۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت میں سے جسے خدا تعالیٰ نے خیر امت قرار دیا ہے۔ کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عظمت و شان کو گھٹانا اور اسے سخت بٹہ لگانا ہے۔ اس وجہ سے ہم اس قسم کے مفہوم کو درست تسلیم نہیں کرتے۔

ایسی صورت میں ہمارے متعلق اگر کچھ کہا جا سکتا ہے۔ تو صرف یہ کہ ہم آخری نبی کا وہ مفہوم نہیں مانتے۔ جسے غیر احمدی تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ وہ مانتے ہیں جس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حقیقی شان اور عظمت ظاہر ہوتی ہے۔

"شہباز" کا دوسرا الزام اس سے بھی زیادہ افسوسناک ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمارے نزدیک نعوذ باللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم معصوم نہیں ہیں۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ مدیر "شہباز" کو ہمارے لٹریچر سے کچھ بھی واقفیت نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عصمت اور طہارت کو بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس زور اور شان کے ساتھ پیش فرمایا ہے۔ اس کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ آپ نے تو تمام انبیاء خصوصاً ان انبیاء کی عصمت کو بھی روز روشن کی طرح ثابت کر دیا۔ جن پر بائیبل اور مسلمانوں کے مفسرین نے نہایت ہی ناپاک اور گندے الزامات لگا رکھے ہیں۔ اس وقت اس تفصیل میں جانے کا موقعہ نہیں۔ کہ نہ صرف دیگر انبیاء پر بلکہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات والا صفات پر غیر احمدیوں کے مفسرین اور علماء نے کیسے کیسے گندے الزامات عائد کر رکھے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے مخالفین اسلام آئے دن مسلمانوں کے دل دکھانے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان پر پردہ ڈالنے کے لئے کیسے کیسے دلدوز سامان مہیا کرتے رہتے ہیں۔ بتانا صرف یہ ہے۔ کہ ان ناپاک الزامات کے اندفاع کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے خلفاء کرام اور آپ کی جماعت نے اس وقت تک جو جدوجہد کی ہے۔ اس کی مثال تیرہ سو سالہ اسلامی تاریخ میں ناپید ہے۔ اور خاص کر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان اقدس کے اظہار کے لئے جو کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما گئے ہیں۔ اس کا تو عشر عشیر بھی کہیں اور نہیں مل سکتا۔ آپ کی بے شمار تحریروں میں سے نمونۃً صرف دو تین حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔ اور وہ بھی نہایت اختصار کے ساتھ۔

... عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

آپ اپنی کتاب "ازالہ اوہام" کے صفحہ ۱۶۰ میں تحریر فرماتے ہیں۔ "وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا۔ یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا۔ یعنی انسان کامل میں جسکا اتم اور اکمل [illegible] سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا۔ اور حسب مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں...... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی امی صادق مصدوق محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔"

پھر اپنی کتاب "اتمام الحجہ" کے صفحہ ۲۸ پر رقم فرماتے ہیں۔ "وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا...... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا۔ اور کامل نبی تھا۔ اور کامل برکتوں کیساتھ آیا جس سے روحانی بعثت اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی۔ اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اسکے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

پھر آپ اپنے رسالہ "الوصیت" صفحہ ۱۲ و ۱۳ میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے۔ اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں۔ نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئیگی۔ اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں۔ اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے۔ اور ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ جس چیز کیلئے ایک آغاز ہے اس کیلئے ایک انجام بھی ہے۔ لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے اور اسکی پیروی [illegible] اسکے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھکر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے۔ ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آسکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے۔"

"باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے۔ بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔"

اپنی ایک تصنیف "چشمہ مسیحی" کے صفحہ ۲۷ میں فرماتے ہیں۔ "سخت نادان اور بدقسمت وہ لوگ ہیں جو...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابدی فیض سے ایسا اپنے تئیں محروم جانتے ہیں۔ کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ زندہ چراغ نہیں ہیں۔ بلکہ مردہ چراغ ہیں۔ جن کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن نہیں ہو سکتا۔ وہ اقرار رکھتے ہیں۔ کہ موسیٰ نبی زندہ چراغ تھا جس کی پیروی سے صدہا نبی چراغ ہو گئے۔ اور مسیح اس کی پیروی تیس برس تک کر کے اور توریت کے احکام کو بجا لا کر اور موسیٰ کی شریعت کا جوا اپنی گردن پر لیکر نبوت کے انعام سے مشرف ہوا۔ مگر ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کسی کو کوئی روحانی انعام عطا نہ کر سکی۔ بلکہ ایک طرف تو آپ حسب آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم اولاد نرینہ سے جو ایک جسمانی یادگار تھی محروم رہے اور دوسری طرف روحانی اولاد بھی آپ کو نصیب نہ ہوئی۔ جو آپ کے روحانی کمالات کی وارث ہوتی۔ اور خدا تعالےٰ کا یہ قول ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین بے معنی رہا۔ ظاہر ہے کہ زبان عرب میں لکن کا لفظ استدراک کیلئے آتا ہے۔ یعنی جو امر حاصل نہیں ہو سکا اسکے حصول کی دوسرے پیرایہ میں خبر دیتا ہے جس کے رو سے اس آیت کے یہ معنی ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جسمانی نرینہ اولاد کوئی نہیں تھی۔ مگر روحانی طور پر آپ کی اولاد بہت ہوگی۔ اور آپ نبیوں کیلئے مہر ٹھہرائے گئے ہیں یعنی آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپ کی پیروی کی مہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔"

ان اقتباسات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معصومیت جس شان اور درجہ کی تعیین کرتی ہے۔ اس سے بڑھ کر معصومیت اور علو مرتبت کا اظہار آج تک کسی دوسرے کو کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ ان حالات میں ہم سوائے اس کے کیا کہہ سکتے ہیں۔ کہ "شہباز" نے یہ جو کچھ کہا۔ یا تو احمدیہ لٹریچر سے ناواقفیت اور دینی امور سے لاپرواہی کی وجہ سے کہا۔ یا دیدہ دانستہ غلط بیانی

جماعت احمدیہ منٹگمری کا تبلیغی جلسہ

۲۹ و ۳۰ جولائی کو بروز سنیچر اور اتوار احاطہ دفتر میونسپل کمیٹی منٹگمری میں منعقد ہوگا جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علماء کرام تقاریر فرمائیں گے۔ احمدی احباب کی رہائش اور کھانے کا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہوگا۔ ضلع منٹگمری کے احمدی احباب سے خصوصاً درخواست ہے۔ کہ معہ زیر تبلیغ احباب کے شریک جلسہ ہوں۔

محمد یوسف علی منتظم جلسہ جماعت احمدیہ منٹگمری

عربی تقاریر میں پہلا انعامی مقابلہ اور اسکا نتیجہ

حسب اعلان مورخہ ۲۳ر وفا (جولائی) کو نو بجے جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں عربی تقاریر میں مقابلہ ہوا۔ دس طالب علم اس مقابلہ میں شریک ہوئے۔ اور چونکہ یہ پہلا موقعہ تھا۔ اور تیاری کا وقت تھوڑا تھا۔ اس لئے اس دفعہ ہر مقرر کو اختیار تھا کہ تقریر کا موضوع خود انتخاب کرے۔ اس مقابلہ میں اوّل و دوم کے متعلق فیصلہ کرنے کیلئے حسب ذیل تین جج مقرر تھے (۱) مولوی شریف احمد صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ (۲) صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے عربک پروفیسر تعلیم الاسلام کالج قادیان۔ (۳) صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی مولوی فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ ہر تقریر کے لئے صحت تلفظ واعراب طرز استدلال واسلوب بیان اور فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے ۹۰ نمبر مقرر تھے۔ جج صاحبان کے فیصلہ کے مطابق قاضی مبارک احمد صاحب مولوی فاضل متعلم درجہ ثالثہ نے ۷۲/۹۰ نمبر حاصل کئے اور اوّل رہے۔ مولوی عطاء الرحمٰن صاحب جالندھری واقف زندگی تحریک جدید نے ۶۱/۹۰ نمبر حاصل کئے اور دوم رہے ہر دو طلبہ کو اسی وقت اوّل و دوم کا انعام دیا گیا۔ اور جملہ مقررین اصحاب کی دعوت عمدہ آموں سے کی گئی۔ انعامات تقسیم کرنے کے بعد عربی زبان کی ترویج کیلئے سب حاضرین کو توجہ دلائی گئی۔ اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا گیا۔ عربی تقاریر کا دوسرا مقابلہ انشاء اللہ العزیز ماہ دسمبر ۱۹۴۴ء میں ہوگا جس کے متعلق بعد ازاں تفصیل سے اعلان کیا جائے گا۔

مسیح اور مہدی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش فرمودہ نظریہ

آج دنیا کے کئی مدبر اور عالم جماعت احمدیہ کے پچاس سالہ پیش کردہ اس اصل کو تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ تمام ادیان و اقوام کے مختلف منجی اور موعود جن کے ظہور کے وہ منتظر ہیں۔ دراصل ایک ہی وجود اور شخصیت کے مختلف نام ہیں۔ جو اسے مختلف حیثیتوں اور پوزیشنوں کی بناء پر دیئے گئے۔ چنانچہ گزشتہ ایام میں الفضل میں خواجہ حسن نظامی صاحب کی اس بارہ میں ایک تحریر شائع ہو چکی ہے۔ جس کا ماحصل یہی تھا۔ کہ موعود کل ادیان ایک ہی ہے۔ لیکن جملہ اقوام دنیا نے اپنے اپنے حالات کے مطابق اس کے مختلف نام رکھ لئے ہیں۔ اس نظریہ کو جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے رکھا۔ تو اس وقت کئی علماء نے نہ صرف اس کا صریح طور پر ممکن ہونا ظاہر کیا بلکہ حضور پُر نور پر بے جا اعتراض کیا۔ کہ یہ شخص کس طرح ایک ہی وقت میں اپنے آپ کو مسیح بھی کہتا ہے اور مہدی بھی اور کرشن بھی اور ایک ہی وقت میں سکھوں یہودیوں۔ بدھوں۔ زرتشتیوں غرضکہ تمام اقوام کا موعود ہونے کا دعویدار ہے لیکن الحمد للہ آج لوگ ہمارے قریب آ رہے ہیں۔ اور ان نظریات کو جو حضرت اقدس علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے وحی پا کر بیان فرمائے تھے۔ یکے بعد دیگرے تسلیم کرتے چلے جا رہے ہیں۔

فتوےٰ کفر

اس مضمون کی باقی شقوں کو چھوڑتا ہوا میں یہاں صرف اس امر پر بحث کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا واقعی جیسا کہ ہمارا عقیدہ ہے مسیح اور مہدی جن کے آخری زمانہ میں ظہور کی پیشگوئیاں احادیث میں موجود ہیں۔ ایک ہی وجود اور ایک ہی شخصیت کے دو نام اور دو حیثیتیں ہیں یا جیسا کہ بعض مسلمانوں کا عقیدہ ہے یہ دو الگ الگ وجود الگ الگ طور پر ظاہر و نازل ہونگے۔ ایک زمین سے اور دوسرا آسمان سے۔

۱۹۳۱ء میں سوریا کے ایک نہایت مشہور ادبی و مذہبی رسالہ العرفان میں ہمارے ایک سوری احمدی جو آجکل سیرالیون میں ہیں کے ایک مضمون کے جواب میں ایک مقالہ شائع ہوا جس میں ہمیں اور ہماری باتوں کو اس واسطے ناقابل التفات اور کفر قرار دیا گیا۔ کہ ہم ایک ہی شخصیت یعنی حضرت احمد علیہ السلام کو مسیح بھی اور مہدی بھی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ اس میں لکھا:۔ "ومما اجمع علیہ المسلمون الشیعۃ والسنیۃ الحکم بکفر من انکر ضروریاً من ضروریات الدین والاخذ بھذا الاجماع یقضی بکفر الاحمدیۃ لانکارھم الضروری من دین الاسلام وھو القول بان المسیح غیر المھدی والمھدی غیر المسیح"

(عرفان جلد ۳ نمبر ۱و۲)

تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص ضروریات دین میں سے ایک کا بھی انکار کرے۔ وہ کافر ہے۔ اور چونکہ مہدی اور مسیح کا ظہور دو علیحدہ علیحدہ وجودوں میں تسلیم کرنا ضروریات دین میں سے ہے۔ اور احمدی اس سے انکار کرتے ہیں۔ اس لئے بموجب اجماع مذکور احمدی کافر ہیں۔

عرفان کے اس مضمون کا مفصل جواب تو اسی وقت اسے بھیجدیا گیا تھا۔ جو ہمارے رسالہ "البشریٰ" میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ جسے اگر کئی مرتبہ تفصیلی طور پر عوام کے سامنے واضح نہ کیا جائے تو ہمارے مخالف "عرفان" کے مضمون نگار کی طرح ہمیشہ لوگوں کو دھوکہ دیتے رہیں گے۔ اس لئے آج یہاں کسی قدر واضح طور پر ثابت کیا جاتا ہے۔ کہ واقعی جماعت احمدیہ اس امر میں حق پر ہے۔ اور اسے کافر کہنے والے خود اپنے ہاتھوں اپنے کفر پر مہر ثبت کر رہے ہیں۔

مسیح اور مہدی کے ایک ہونے کی پہلی دلیل

سب سے پہلی دلیل اس امر کی کہ مسیح و مہدی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں یہ ہے کہ مسیح ناصری جنہیں مہدی سے علیحدہ وجود قرار دیتے ہوئے کہا جاتا ہے۔ کہ وہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ حالانکہ قرآن کریم کی متعدد آیات نیز احادیث صحیحہ اور عقلی و نقلی دلائل اسے فوت شدہ قرار دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر حضرت مسیح ناصری کا اپنا اقرار فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ کہ جب تو نے مجھے وفات دے دی۔ تو تو میری قوم کا نگہبان تھا۔ ان کی موت کے اثبات کے لئے بہت کافی ہے۔ پھر دوسری جگہ صاف طور پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ یہاں اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ کو مستثنیٰ نہیں کیا۔ اگر حضرت عیسےٰ زندہ ہوتے تو ضروری تھا۔ کہ آیت میں قد خلت من قبلہ الرسل الا عیسیٰ ہوتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل سب نبی فوت ہو چکے ہیں۔ سوائے عیسےٰ کے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے علی الاطلاق سب انبیاء کو فوت شدہ قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض موت میں خطبہ فرماتے ہوئے یہ فرمانا کہ ایھا الناس بلغنی انکم تخافون من موت نبیکم ھل خلد نبی قبلی فاخلد فیکم وفات مسیحؑ کی ایک ناقابل انکار اور بیّن دلیل ہے جس میں کسی تاویل اور حیلے کی گنجائش نہیں ہے۔ پس جب مسیح ناصری علیہ السلام وفات پا چکے تو مہدی کی موافقت و مساعدت کے لئے ان کے نزول کا سوال ہی نہیں رہتا۔ اس ضمن میں علماء ازہر جو عام مسلمانوں کے نزدیک اسلامی دنیا کے مرکزی علماء ہیں کی طرف سے وفات مسیح کا اقرار بھی جو الرسالۃ الرسالہ میں چھپ چکا ہے۔ پیش کیا جا سکتا ہے۔ جس سے قائلین حیات مسیح و نزولہ کی رہی سہی امیدوں پر پانی پھر جاتا ہے۔

دوسری دلیل

دوسری دلیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ اقوال و احادیث ہیں۔ جن میں صاف طور پر آنے والے مسیح اور مہدی کو ایک وجود قرار دیا گیا ہے (۱) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا مھدی الا عیسیٰ (ابن ماجہ باب شدۃ الزمان) کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدی موعود مسیح موعود کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

(۲) روی البزار قال حدثنا علی ابن المنذر اخبرنا محمد بن فضیل عن اشعث عن محمد عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک من عاش منکم ان یخرج المھدی عیسیٰ ابن مریم اماماً مھدیاً وحکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر و توضع الجزیۃ وتکون السجدۃ لرب العالمین یجعل المھدی عیسیٰ ابن مریم (شرح ترمذی للامام ابی بکر ابن العربی مطبوعہ مصر عدث) یعنی قریب ہے۔ کہ جو شخص تم میں سے زندہ ہو امام مہدی عیسےٰ بن مریم کو ظاہر ہوتا ہوا دیکھے جو کہ امام مہدی اور حکم و عدل ہے۔ اور جو صلیبی فتنے کا قلع قمع کرے گا۔ اور خنزیری صفت لوگوں کو خدائی حربے کے ذریعے قتل کرے گا۔ اور اس کے زمانے میں جزیہ نہیں لیا جائے گا یعنی امن ہو گا۔

یہ حدیث جو غالباً پہلے احمدیہ لٹریچر میں نہیں آئی۔ نہایت واضح طور پر اس امر کی تائید کرتی ہے۔ کہ مسیح موعود ہی مہدی آخر الزمان ہو گا۔ چنانچہ اس میں صاف طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار دفعہ آنے والے مسیح محمدی کو مہدی اور امام فرمایا ہے۔ جو اس بات کی واضح دلیل ہے۔ کہ یہ ایک ہی شخص کی دو حیثیتیں ہیں۔

(۳) قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوشک من عاش منکم ان یلقی عیسےٰ ابن مریم اماماً مھدیاً وحکماً عدلاً" (مسند امام احمد بن حنبل) اس حدیث میں بھی حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کو امام مہدی قرار دیا گیا۔ گویا امام مہدی علیہ السلام ہی مسیح موعود بھی ہوں گے۔ اور مہدی کو مذکورہ بالا ہر دو۲ حدیثوں میں "امام" کا لفظ

ان لوگوں کی بین طور پر تردید کرتا ہے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام امام نہیں ہونگے۔ بلکہ مہدی امام ہونگے۔ اور مسیح انکے مقتدی۔

۴۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف تھلک امۃ انا اولھا وابن مریم فی اٰخرھا (ابن ماجہ) یہ حدیث بھی ہمارے دعویٰ کی تائید کرتی ہے۔ ورنہ یہ ایک بالکل نامعقول بات ہے۔ کہ آنحضرت مقتدی اور مساعد۔ یعنی ابن مریم کا تو فخریہ طور پر ذکر فرماویں۔ مگر جو شخص ابن مریم اور تمام دنیا کی امامت کرائیگا۔ اس کا ذکر تک نہ کریں۔ ایک حدیث یوں بھی آتی ہے جو ہمارے مطلب اور مقصد کو واضح کر دیتی ہے۔ کیف تھلک امۃ انا اولھا والمھدی فی وسطھا وعیسیٰ ابن مریم فی اٰخرھا اسمیں مسیح موعود کے ساتھ کسی علیحدہ مہدی کا ذکر نہیں۔

(۵) ویقول (ای القائم المھدی) یا معشر الخلائق الا ومن اراد ان ینظر الی عیسیٰ وشمعون فھا انا ذا عیسیٰ وشمعون ومن اراد ان ینظر الی محمد وامیر المومنین فھا انا ذا محمد وامیر المومنین (بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۲۰۲) یعنی جب مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگے۔ تو لوگوں سے کہیں گے۔ کہ میں نہ صرف عیسیٰ اور شمعون ہوں۔ بلکہ محمد بھی ہوں۔ اور علیؓ بھی ہوں یعنی سب کا مثیل ہوں۔

یہاں صاف طور پر مہدی علیہ السلام کو حضرت عیسیٰؑ کا مثیل ٹھہرایا گیا ہے۔ اگر حضرت عیسیٰؑ نے خود بھی نازل ہونا ہوتا۔ تو مہدی علیہ السلام کو عیسیٰ ٹھہرانیکی کیا ضرورت تھی۔

(۶) قال سیدنا الحسین علیہ السلام (فلا یسرف فی القتل انہ کان منصورا) قال سمّی اللہ المھدی احمد ومحمد ومحمود کما سُمّی عیسیٰ المسیح۔ یعنی ایک حیثیت سے مہدی احمد اور محمد اور محمود کہلائیگا۔ اور دوسری حیثیت سے یعنی بلحاظ مثیل مسیح ہونے کے عیسیٰ المسیح کا خطاب پائیگا۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۲۰۲)

(۷) ان القائم المھدی اشبہ الناس بعیسیٰ علیہ السلام خَلقاً وخُلقاً وسیماً وھیئۃً (بحار الانوار جلد ۱۳ علامات مہدی) یعنی آنیوالا مہدی عیسیٰ علیہ السلام سے ہر لحاظ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا۔

(۸) قال ابو عبد اللہ انہ کان فی السفط (ای سفط المھدی) ترکات جمیع الانبیاء و میراثھم حتّٰی عصا اٰدم وصاع یوسف .... و خاتم سلیمان ودرع داؤد ورجل عیسیٰ ابن مریم (بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۲۰۹) کہ مہدی کے پاس ایک تھیلا ہوگا جسمیں تمام انبیاء کرام حتّٰی کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ترکہ ومیراث بھی موجود ہوگا مراد یہ کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کا مثیل ہوگا اور ان جیسی کرامات دکھائیگا۔

(۹) قال الحسن البصری ان کان ... [illegible]

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ تحریر فرماتے ہیں:۔

مسجد فضل ٹبورا

ماہ اپریل میں احمدیہ مسجد ٹبورا کی تعمیر کے کام کے سلسلہ میں باہر کے صحن کی چار دیواری تعمیر ہوئی۔ نیز سامنے کا بڑا دروازہ کنکریٹ اور سیمنٹ کا بنایا گیا۔ اور اوپر کے حصہ میں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ عربی رسم الخط میں سیمنٹ کے حروف میں تیار کر کے لگایا گیا۔ زمین کا رنگ سبز اور ان حروف کا رنگ سنہری ہوگا انشاء اللہ العزیز۔ اس دروازہ کے سامنے کی زمین کو جو تکون کی شکل میں بہت بڑے رقبہ پر مشتمل ہے۔ ہموار اور برابر کر دیا گیا اور اس میں چالیس کے قریب مختلف قسم کے پودے لگائے گئے ہیں مسجد کے صحن میں ایک طرف ایک کمرہ خادم مسجد کیلئے اور دوسری طرف غسل خانہ اور سٹور بھی اس عرصہ میں تعمیر ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کا نام "مسجد الفضل" تجویز فرمایا ہے۔ غیر ممالک کی مساجد میں سے یہ تیسری مسجد ہے جو "مسجد الفضل" کے نام سے موسوم ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس مسجد کو "مسجد الفضل" بنائے اور اس کی آبادی کے لئے ہمیشہ مخلصین کی جماعت قائم رکھے۔ خاکسار مسجد کے افتتاح کیلئے ابھی سے مختلف تجاویز پر غور کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور دیگر بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ دعاؤں سے امداد فرماویں۔

تحریری کام

اس عرصہ میں خاکسار نے ستاون خطوط لکھے۔ چند ایک تبلیغی خطوط۔ بعض احمدیوں کو تربیتی خطوط اور سلسلہ کی دیگر اغراض کے پیش نظر مختلف مقامی جماعتوں کے افراد اور مرکز میں لکھے۔

(۱) رسالہ سواحیلی کیلئے اس عرصہ میں مندرجہ ذیل مضامین لکھے گئے۔ (۱) احمدیت کا مستقبل اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور دیگر اقتباسات جو احمدیت کی ترقی کی بشارات پر مشتمل ہیں درج کئے۔ (۲) ہم نے اسلام کو کیوں قبول کیا؟ اس مضمون میں تیرہ وجوہات جو اسلام کی برتری اور دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فضیلت ظاہر کرتی ہیں لکھی گئیں۔ (۳) نیکی کبھی ضائع نہیں جاتی ایک اسلامی کہانی سواحیلی میں رسالے کیلئے لکھی گئی۔ (۴) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مصلح موعود ہونے کے متعلق ایک مضمون لکھا جسمیں آپکا حلفیہ اعلان جو آپ نے ہوشیارپور اور لاہور کے جلسوں میں فرمایا درج کیا تھا۔ یہ مضامین پریس میں جا چکے ہیں

(۳) اردو میں ایک اشتہار شائع کرنے کیلئے ایک مضمون "ایک تازہ نشان آسمانی" حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے مصلح موعود کے اعلان کے سلسلہ میں لکھکر بغرض طباعت نیروبی بھجوایا گیا۔

(۴) انٹر ٹیریٹوریل کمیٹی برائے سواحیلی زبان نے اس عرصہ میں ترجمہ قرآن مجید کے چند سپاروں کے مسودہ کو اپنے Comments کیساتھ واپس بھیجا۔ انکی تجاویز کے مطابق تین سپاروں کے ترجمہ کی نظر ثانی کی۔ اور زبان کے متعلق جو اصلاحات انہوں نے تجویز کیں

ان کا اصل سے مقابلہ کیا۔ احمدیت یا حقیقی اسلام کا اس عرصہ میں ۲۲ صفحہ ترجمہ کیا گیا۔ یہ ترجمہ برادرم امری عبیدی صاحب نے کیا۔

نشر و اشاعت

(۱) اخبار سن رائز کے اس عرصہ میں جو نسخے پرچے لاہور سے ملے۔ جو مقررہ تعلیم یافتہ افریقن چیفس اور چند غیر احمدی انڈین و افریقن مسلمانوں کو بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔

(۲) دو درجن الفضل کے خطبہ نمبر اس عرصہ میں ملے۔ جن میں سے اٹھارہ مقررہ غیر احمدی احباب کو بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔ بقیہ پرچے دستی مقامی طور پر بعض احباب کو بغرض مطالعہ دئے گئے۔

(۳) لامو اور ملنڈی کے عربوں کو عربی اشتہارات اور البشریٰ بھیجے گئے۔ اور مقامی طور پر بھی عربوں کو عربی اشتہارات دئے گئے دو معزز غیر از جماعت احباب کو "لائف آف محمدؐ" مصنفہ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب پڑھنے کو دی۔

(۴) عرصہ زیر رپورٹ میں The Second Advent as foretold in the Scriptures انگریزی زبان میں دیدہ زیب پمفلٹ کی صورت میں چھپکر تیار ہو چکا ہے۔ اور مشرقی افریقہ کے مختلف حصوں میں بھجوانے کیلئے جماعت نیروبی کے سکرٹری تبلیغ کو لکھا گیا۔ میں نے یہ اردو زبان میں مضمون لکھا تھا۔ اور مکرمی سید محمود اللہ شاہ صاحب نے اسے انگریزی زبان کا عمدہ جامہ پہنایا

اس عرصہ میں مورد گورو۔ مکنڈانی۔ دار السلام اور ٹانگا سے اطلاعات موصول ہوئیں کہ سواحیلی لٹریچر وہاں کے احمدیوں نے افریقن میں تقسیم کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

یوم التبلیغ ۱۶ اپریل

مرکزی نظارت نے غیر احمدیوں میں تبلیغ کیلئے سات مارچ کی تاریخ مقرر کی تھی لیکن ہمیں یہاں چونکہ دیر سے اطلاع موصول ہوئی اسلئے مشرقی افریقہ کے لئے ۱۶ اپریل کی تاریخ مقرر کی گئی۔ اور باقی سیرۃ کے جلسوں کی تاریخیں مرکزی نظارت کی مقرر کردہ رہنے دی گئیں۔ اس تبدیلی کی اطلاع جماعتوں کو قبل از وقت کر دی گئی تھی۔ جماعت احمدیہ ٹانگا اور اردگرد کے علاقہ کے احمدیوں نے اس تاریخ کو سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کیا۔ اور مختلف احباب سے مل کر انہیں تبلیغ کی۔ دار السلام کے احباب نے اس دن انفرادی طور پر سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کیا۔ ٹبورا میں حسب ذیل طریق پر اس دفعہ یوم التبلیغ منایا گیا

۱۵ اپریل بعد نماز جمعہ گیارہ گروپ بنائے گئے۔ ہر گروپ کا ایک لیڈر اور سپر لیڈر۔ لیڈرز کو اس کے علاقہ کے لحاظ سے سواحیلی اور عربی اشتہارات دئے گئے۔ عربی اشتہارات میں سے النداء المنادی نمبر ۲۰ اور ظہور خاتم الخلفاء سواحلی اشتہارات الانذار۔ اجرائے نبوت اور صداقت مسیح موعود تین سو کی تعداد میں دئے گئے۔ ہر ایک گروپ کیلئے ایک گاؤں یا قریب قریب ہونے کی صورت میں چار چار اور پانچ پانچ گاؤں مقرر کئے گئے۔ بعض گروپوں کو مختلف راستوں پر سے آنے جانے والے مسافروں کو کھڑا کر کے انہیں لٹریچر اور پیغام احمدیت پہنچانے کیلئے مقرر کیا گیا۔ اس انتظام کے مطابق ۱۶ اپریل کو صبح سے ہی یہ گروپ اپنے اپنے علاقوں میں چلے گئے۔ خاکسار Sqalala ٹبورا سے تیئیس میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے۔ وہاں گیا۔ اور اشتہارات وغیرہ تقسیم کئے۔ سب نے مل کر تقریباً چالیس بڑے اور چھوٹے دیہات میں اس دن پیغام حق پہنچایا۔ یہ سفر سب دوستوں نے سوائے ایک آدھ کے پیدل کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیراً۔

(خاکسار شیخ مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو، ۲۷ر جولائی۔ سوویٹ گورنمنٹ نے پولش کمیٹی آف نیشنل لبریشن کو پولینڈ کی نمائندہ حکومت تسلیم کر کے اس کے ساتھ معاہدہ بھی کر لیا ہے۔ اس کمیٹی کی طرف سے ایک بیان ماسکو ریڈیو نے براڈ کاسٹ کیا ہے۔ جس میں لنڈن میں مقیم پولش گورنمنٹ پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ ہٹلر کے خلاف جنگ جاری رکھنے میں مزاحمت کرتی رہی ہے۔ کمیٹی آف نیشنل لبریشن نے اعلان کیا ہے۔ کہ پولینڈ میں روس سے ملتی جلتی حکومت قائم کی جائیگی۔ روسی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ پولینڈ کے کسی حصہ پر بھی اس کی [illegible] نہیں۔

لنڈن، ۲۷ر جولائی۔ مسٹر ایڈن نے دارالعوام میں اعلان کیا ہے کہ برٹش گورنمنٹ بدستور لنڈن کی پولش گورنمنٹ کو پولینڈ کی جائز حکومت تصور کرتی ہے۔

لنڈن، ۲۷ر جولائی۔ جرمن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اٹلی میں جرمن افواج کا کمانڈر انچیف مارشل کیسلرنگ اگلی صفوں میں فوجوں کا معائنہ کر رہا تھا کہ زخمی ہوگیا زخم معمولی ہیں۔ اور اس نے اپنا معائنہ جاری رکھا۔

دہلی، ۲۷ر جولائی۔ حکومت ہند کے ممبر خوراک نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ہندوستان میں خوراک کی حالت گذشتہ سال کی نسبت بہت بہتر ہے۔ حکومت برطانیہ نے پانچ لاکھ ٹن غلہ ہندوستان بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن گریگری کمشن نے ۱۵ لاکھ ٹن کی سفارش کی ہے۔ اگر اس سفارش پر عمل نہ ہوا۔ تو میں ملک میں خوراک کی صورت حالات کا ذمہ وار نہ ہونگا۔

واشنگٹن، ۲۷ر جولائی۔ امریکہ کے وزیر جنگ نے یورپ کے محاذ جنگ کا دورہ کیا ہے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ جرمنی کے باشندوں اور فوج کو شکوک نے متزلزل کر دیا ہے۔

دہلی، ۲۷ر جولائی۔ حکومت ہند نے اخباروں کے کاغذ کے کوٹا میں اضافہ کر دیا ہے۔ اور اب انہیں مہینہ میں ایک تہائی کاغذ زیادہ استعمال کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

لنڈن، ۲۷ر جولائی۔ روسی فوجیں وارسا سے پچاس میل دُور ہیں۔ وارسا سے ساٹھ میل جنوب مشرق میں انھوں نے ایک نیا حملہ کر کے ایک اہم مقام لے لیا ہے۔ لتوف کے علاقہ میں گھری ہوئی جرمن فوج کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ استھونیا میں روسیوں نے نارود پر قبضہ کر لیا ہے اور اس وقت چیکوسلواکیہ کی سرحد سے پندرہ میل کے فاصلہ پر لڑائی ہو رہی ہے۔

لنڈن، ۲۷ر جولائی۔ اٹلی میں آٹھویں فوج تیس میل لمبے مورچہ پر فلورنس پر بڑھ رہی ہے۔ اور اس وقت آٹھ میل دُور ہے۔ مشرقی کنارے کی اتحادی فوج انکونا سے شمال مغرب کی طرف اٹھارہ میل اور آگے بڑھ گئی ہے۔

لنڈن، ۲۷ر جولائی۔ سماٹرا کے شمالی کنارے پر سیباٹگ پر جو حملہ ہوا۔ اس کے بارہ میں اتحادی ذرائع سے ابھی کوئی خبر نہیں آئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کروزروں ڈسٹرائروں اور سب میرینوں نے بندرگاہ اور گودیوں پر سخت گولہ باری کی۔

واشنگٹن، ۲۷ر جولائی۔ جزیرہ ٹنیان میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ گوام میں بھی بحری اور ہوائی جہاز دشمن پر زبردست حملے کر رہے ہیں۔ آٹاپے اور دیواک کے درمیان گھری ہوئی فوج نے بھر نکل جانے کی ناکام کوشش کی۔ اتحادی جہاز اور ہوائی جہاز ان پر ایسے سخت حملے کر رہے ہیں کہ انہیں اپنی صفوں کو از سر نو مرتب کرنے کی بھی فرصت نہیں ملتی۔ جزیرہ ٹنیان میں لڑائی شروع ہوئے ابھی چار روز ہوئے ہیں۔ اور دو ہزار جاپانی مارے جا چکے ہیں۔

لنڈن، ۲۷ر جولائی۔ سپریم ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سان لو کے مغرب کی طرف ہمارے بکتر بند دستے دشمن کے مورچوں میں گھس گئے اور مالیبی کی طرف پانچ میل آگے بڑھ گئے۔ مالیبی ریل اور روڈ جنکشن ہے۔ کئی مقامی کامیابیاں بھی حاصل ہوئی ہیں۔ برطانی فوج کے مورچہ پر کاں کے جنوب میں لڑائی کیحالت میں ابھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ دشمن یہاں بہت سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ اس نے کئی جوابی حملے کئے۔ مگر سب کو روک لیا گیا۔

لنڈن، ۲۷ر جولائی۔ برلین ریڈیو نے یہ خبر براڈ کاسٹ کی ہے۔ کہ اتحادی ہوائی جہاز ہنگری پر پرواز کر رہے ہیں۔ اور آسٹریا کے قریب پہنچ رہے ہیں۔

لنڈن، ۲۷ر جولائی۔ سیباٹگ پر جو حملہ کیا گیا۔ وہ بالکل اچانک تھا۔ اس میں ہمارے نہ تو کسی جہاز کو نقصان پہنچا۔ اور

خریدارانِ الفضل کی خدمت میں ضروری اطلاع

"الفضل" کے جن خریدار اصحاب کا چندہ ۳۰ر اگست ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے ان کے پتوں کی چٹوں پر سُرخ پنسل کا نشان لگایا جا رہا ہے۔ احباب اطلاع پاتے ہی رقم ارسال فرما دیں۔ بصورت دیگر اگست کے پہلے ہفتہ میں ان کی خدمت میں وی پی ارسال ہوں گے۔

(مینجر الفضل)